نہر سویز کے مقابلے میں ایک نئی اسرائیلی نہر

ترجمہ: خلیل حامدی

اسرائیل نے نہر سویز کے مقابلے میں ایک اور نہر بنانے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ بلکہ بالفعل اُسے عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا ہے۔ یہ نہر ایلات سے لے کر اسدود تک کھودی جائے گی اور بحر احمر کو بحر ابیض سے ملائے گی۔ خلیج عقبہ اور نقب کے علاقہ میں جو پہاڑ ہیں اسرائیل نے بارود کے ذریعہ سے انہیں اڑانا شروع کر دیا ہے۔ یہ منصوبہ عرب ممالک کے لیے سخت خطرات اور نقصانات کا پیش خیمہ ہے۔ اس سے پہلے اسرائیل نے دریائے اُردن کا رُخ صحرائے نقب کی طرف موڑ کر جو خطرہ پیدا کر دیا ہے زیرِ نظر منصوبہ اس سے کئی گنا زیادہ سیاسی، اقتصادی اور بین الاقوامی خطرات کو دعوت دے رہا ہے۔ اسرائیل دنیا کی بین الاقوامی صہیونی تحریک کے بل بوتے پر دنیائے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے نت نئے منصوبے نافذ کر رہا ہے۔ ان منصوبوں سے تجاہل برتنا یا ان کے خطرات کو اہمیت نہ دینا اور انہیں ناکام کرنے میں تغافل سے کام لینا عرب اور مسلمان ملکوں کے لیے سخت نقصان دہ ہے۔

اسرائیل نے مذکورۂ بالا جس نہر کا منصوبہ تیار کیا ہے قارئین کی معلومات کے لیے ہم اس کی تفصیلات ترجمان القرآن میں شائع کر رہے ہیں تاکہ اس کی اہمیت اور نزاکت کو پوری طرح سمجھا جائے۔ یہ معلومات ہم نے مکہ معظمہ کے ہفتہ وار اخبار "اخبار العالم الاسلامی" شمارہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۶۶ء سے اخذ کی ہیں۔

یہ نہر جو ایلات کے مقام سے لے کر اسدود کے مقام تک کھودی جا رہی ہے اسے ۱۹۸۱ء سے پہلے پہلے مکمل کیا جائے گا۔ اس منصوبہ پر تین ہزار ملین ڈالر صرف آئیں گے۔ جن میں اسرائیل صرف ۱۵ فیصد ادا کرے گا۔ مصارف کا ۸۵ فیصد حصہ دنیا کے یہودی چندوں اور عطیات سے پورا کریں گے۔

اور ۵۴ فیصد میں دنیا کی جہاز ران کمپنیاں حصے خرید کر شریک ہوں گی۔ اس نہر کا طول ۱۵۰ میل، عرض ۲۰۰ فٹ اور گہرائی ۷۰ فٹ ہو گی (یہ یاد رہے کہ نہر سویز کی لمبائی ایک سو میل، عرض ۱۸۹ فٹ اور گہرائی ۳۸ فٹ ہے)۔ یہ نہر ایک مقام پر ۲۱ میل لمبی سرنگ سے گزرے گی جس کی بلندی ۶۵ فٹ اور عرض ۲ سو فٹ ہو گا۔ یہ مقام بئر السبع کے علاقہ میں ہے۔ اس منصوبے میں ایک بجلی گھر قائم کرنے کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ بحرِ مردار کے جنوبی ساحل پر بارہ سو فٹ کی بلندی سے اس نہر کا پانی گرایا جائیگا۔ اور اس سے ۸۰۰ ملین کیلو واٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔

اس منصوبے سے یہودیوں کو متعدد اقتصادی فوائد حاصل ہوں گے۔ نہر سے گزرنے والے جہازوں سے ٹیکس کی صورت میں جو سالانہ آمدنی ہو گی اُس کا اندازہ ۲۴۰ ملین ڈالر ہے یعنی ۳ ڈالر فی ٹن کے حساب سے ٹیکس لیا جائے گا اور خیال ہے کہ کم از کم ۸۰ ملین ٹن وزن سالانہ گزرے گا۔ اسی طرح بجلی گھر سے بھی یہودیوں کی صنعتی دنیا میں نئی زندگی پیدا ہو جائے گی۔ منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ایک لاکھ ملازمین کام کریں گے۔ صحرائے نقب میں ان ملازمین کے لیے رہائشی مکانات تعمیر کیے جائیں گے۔ گویا صحرائے نقب پورے کا پورا آباد ہو جائے گا اور اس میں متعدد کالونیاں وجود میں آجائیں گی۔ اس منصوبے سے جہاز رانی اور ماہی پروری کے اور بھی متعدد منصوبے روبکار آجائیں گے۔ علاوہ ازیں بحرِ مُردار سے اسرائیل اس وقت جو بحری دولت حاصل کر رہا ہے اُسے منتقل کرنے کے لیے اسرائیل کو نہایت سستے ذرائع حاصل ہو جائیں گے۔ اس طرح وہ اپنی زرعی اور صنعتی پیداوار کو بھی کم خرچ پر دوسرے ملکوں کو فراہم کر سکے گا۔

سیاسی لحاظ سے بھی یہ منصوبہ اسرائیل کو بڑے فوائد پہنچائے گا۔ اس نہر کی تیاری سے اسرائیل کو ایک نہایت اہم بین الاقوامی اڈہ ہاتھ میں آجائے گا۔ بڑے بڑے ممالک اس نہر سے استفادہ کریں گے۔ وہ لازماً اسرائیل کے بقا اور تحفظ کی کوشش کریں گے۔ بلکہ خود ایشیا اور افریقہ کے متعدد ممالک اس نہر سے استفادہ کی خاطر اسرائیل سے تعلقات قائم کرنے پر مجبور ہوں گے۔

اس نہر کو جو فوجی اہمیت حاصل ہو گی وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔ اسرائیل کا بحری بیڑہ بڑی آسانی

سے بحر ابیض اور بحر احمر کے درمیان آمد و رفت رکھ سکے گا۔ اس نہر کا وجود مقبوضہ فلسطین کے جنوبی اور مشرقی سمت میں زبردست حفاظتی دیوار کی صورت اختیار کرے گا۔ اور مقبوضہ فلسطین پر جنوب یا مشرق کی طرف سے کوئی بری حملہ کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس نہر کے وجود میں آجانے کے بعد اور بڑی بڑی طاقتوں کو اس سے دلچسپی قائم ہو جانے کے بعد خلیج عقبہ کو بند کرنے کا امکان ختم ہو جائے گا۔ اس کے نتیجہ میں صہیونی بڑے اطمینان سے ایلات کی بندرگاہ کو بحری اڈہ میں تبدیل کر سکیں گے اور بحرِ احمر اور اس کی بندرگاہوں پر قبضہ کرنے کے خواب شرمندۂ تکمیل کرنا شروع کر دیں گے۔

اسرائیل کے اس نئے منصوبہ کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد ہم یہ بھی بتا دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ اس نہر کو وجود میں لانے کے لئے جو اسباب و محرکات کام کر رہے ہیں اُن میں نہر سویز کی موجودہ صورت حال کو بھی دخل ہے۔ عربی اخبارات کی اطلاع کے مطابق نہر سویز کے مالیات کو اس وقت روس کنٹرول کر رہا ہے۔ نہر سویز پر روس کا یہ تصرف نہ صرف مغربی ملکوں کے لیے خلجان کا موجب ہے بلکہ تمام عرب ممالک اس سے پریشان ہو رہے ہیں۔ مصر روس اور اس کے ہمسفر ممالک سے جو قرضے حاصل کر رہا ہے اُن کی وصولی کے لیے پہلے رُوس نے مصری روئی کو اپنے قبضہ میں لیا اور جب روئی سے اُن کی وصولی نہ ہو سکی تو اب نہر سویز کے مالی انتظام کو اپنے تصرف میں لے لیا۔ اسی صورتِ حال نے اسرائیل کو ایک نئی نہر تیار کرنے پر آمادہ کر دیا ہے۔